کریم میں صرف ازواج مطہرات کے لئے مستعمل ہوئی ہے۔ عجمی خبیثیوں نے پروپیگنڈہ کے زور پر اسے اولاد رسول ﷺ پر منطبق کر لیا اور حیرت ہے ان جاہل سینوں پر جو اس پروپیگنڈے کے اسیر ہو کر رافضیت کی تبلیغ کا سبب بن رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یوں تو تمام ازواجِ مطہرات کے امت پر احسانات ہیں مگر سب سے زیادہ احسانات ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ حمیراؓ کے ہیں۔ دین کے سب سے زیادہ مسائل سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے ذریعے امت تک پہنچے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس موضوع پر بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے۔ رافضیوں اور سبائیوں نے جس منظم طریقہ سے دجل و تلبیس کر کے دین اسلام کو مسخ کیا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے اس سے زیادہ منظم جدوجہد کی ضرورت ہے۔

حضرت شاہ جی نے قاضی صاحب محترم کو اس اہم کتاب کی اشاعت پر مبارکباد دی آپ نے فرمایا کہ محترم قاضی صاحب نے بڑی محنت اور محبت سے یہ کتاب لکھی ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں نفع کا ذریعہ بنائے آمین

بعد نمازِ مغرب احباب کا ایک ہجوم حضرت شاہ جی مدظلہ سے شرف ملاقات کے لئے ان کے گرد جمع ہو گیا اور شاہ جی کی بے تکلف باتوں سے لطف اندوز ہوتا رہا۔

شاہ جی نے رات حویلیاں میں قیام فرمایا اور صبح راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ یہ تقریب اپنی نوعیت کی شاندار اور باوقار تقریب تھی۔

(بقیہ از ص ۱۳)

صحیح بات عدمِ جوازِ لعنت کی ہے کیونکہ یہ بات تو ثابت نہیں کہ یزید نے حضرت حسینؓ کو قتل کیا تھا یا اس نے آپ کے قتل کا حکم دیا تھا یا آپ کے قتل پر راضی تھا یا اس نے خوشی کا اظہار کیا اور اگر بالفرض یہ بات ثابت بھی ہو تو یہ تو ثابت نہیں کہ اس کی موت توبہ کے بغیر واقع ہوئی۔

میں نے مولانا کے فتویٰ کے پیش نظر ان عبارات کا مطلب دریافت کیا میری طرف آپ نے جو خط تحریر کیا اس میں مولانا خود ہی متزلزل نظر آتے ہیں۔ پھر میرے خط سے اس نظریہ کا استخراج تب صحیح ہو سکتا تھا اگر میں ان کو اپنے عریضہ میں اس طرح تحریر کرتا کہ آپ کا جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ آپ کے جواب کے خلاف اکابر کی یہ عبارات موجود ہیں یہ تبصرہ تو ان حضرات پر چسپاں ہو سکتا ہے جنکی میں نے عبارات نقل کی ہیں۔

رپورٹ! مرزا محمد واصف خان پور

جمہوریت کے ذریعے اسلام کا حصول ناممکن ہے۔

آج کی حکومت اور اپوزیشن دونوں خدا کی مجرم ہیں۔

فاتح ربوہ ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کا خان پور میں تاریخی خطاب

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ پچھلے دنوں ضلع رحیم یار خان کے تبلیغی اور اصلاحی دورے پر تشریف لائے اس دورے میں دوسرے مقامات کے علاوہ آپ نے خانپور میں بھی خطاب فرمایا جو کہ تاریخی نوعیت کا تھا۔ جلسہ کی کارروائی قاری محمود احمد صاحب کی خوبصورت تلاوت سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد حافظ محمد اکرم نے ہدیہ نعت و نظم پیش کیا۔ حضرت ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

جب دین کیخلاف ماحول تیار ہو جائے تو دین مزاحمت کا درس دیتا ہے۔ اسلام میں مفاہمت نہیں ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنے اڑھائی سالہ دور خلافت میں گیارہ بغاوتیں ختم کیں۔ حضرت عمرؓ نے آپ کے دور خلافت کے بارے میں فرمایا کہ اگر سیدنا صدیق اکبرؓ استقامت نہ فرماتے تو بعد میں آنیوالے اس سے زیادہ نرم ہو جاتے۔

حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپؓ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ حضرت اسامہؓ کو جو صحابہ میں سب سے چھوٹے صحابیؓ تھے۔ اس سفر پر روانہ کیا جسے نبی ﷺ اپنی آخری زندگی میں ادھورا چھوڑ گئے تھے۔ حضرت اسامہؓ کی بحیثیت کمانڈر تقرر پر بڑے بڑے عظیم صحابہؓ نے آپ کو مشورہ دیا کہ اسوقت مدینے کے حالات ٹھیک نہیں۔ لہذا آپ اس سفر کو موخر کر دیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا۔ جنگل کے کتے مجھے یا ازواج مطہرات میں سے کسی کو گھسیٹ کر چیر پھاڑ دیں۔ میں یہ تو برداشت کروں گا مگر حضور ﷺ کے کام کو موخر کر دوں، یہ مجھ سے نہ ہو گا۔

جمہوریت کے دعویدار کیا بتا سکتے ہیں کہ نبی محترم ﷺ نے کس کے مشورے سے سیدنا صدیق اکبرؓ کو مصلیٰ پر کھڑا کیا؟

کیا کوئی الیکشن ہوا؟ سیدنا علیؓ کی اس بارے میں گیارہ روایتیں ہیں۔ آپؓ نے فرمایا۔

ایکم من یوخر من قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تم میں سے کون ہے جو اس شخص کو پیچھے کرے جسے خدا کے رسول نے آگے کیا ہے۔۔۔۔۔ اور فرمایا

رضی هولی دیننا ورضینه لی دنیانا

رسول ﷺ ہمارے دین کے لئے ابو بکرؓ پر راضی ہوئے، ہم اپنی دنیا کیلئے ابو بکرؓ پر راضی ہوئے۔۔۔۔ پھر جبکہ رسول اللہ فرما چکے تھے۔

یأبی الله والمومنون الا ابابکرؓ

اللہ اور ایمان والے ابو بکرؓ کے سوا کسی اور کو قبول نہیں کرتے۔

سیدنا عمرؓ کا انتخاب کیسے ہوا؟ حضرت صدیق اکبرؓ بوڑھے ہوگئے۔ آپؓ کے جسم کی ھڈیاں نظر آتی تھیں۔ وصیت لکھواتے ہوئے غشی آگئی۔ وصیت کے دوران حضرت عثمانؓ نے خلافت کیلئے حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا اور جب ہوش آئی تو فرمایا کہ عثمانؓ کیا لکھا۔ جواب دیا میں نے عمرؓ کا نام لکھ دیا ہے۔ فرمانے لگے اگر تو اپنا نام بھی لکھ لیتا تو منظور کر لیتا۔ اگر کوئی شخص اسے الیکشن سمجھتا ہے۔ تو سب سے بڑا پاگل اور بیوقوف ہے۔

حضرت شاہ جی مدظلہ نے اپنے خطاب میں فرمایا۔۔۔۔ متقی لوگوں کا حق ہے کہ وہ بیعت کریں سیدنا عثمانؓ کی خلافت کے موقع پر چھ صحابہؓ کی کمیٹی میں سے پانچ صحابہؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو یہ اختیار دے دیا کہ جسے چاہیں خلافت سونپ دیں۔ آپؓ نے مدینہ کے جوان اور بوڑھوں سے رائے طلب کی تو سب نے کہا "لایظنون عدم بعثمانا۔۔۔ وہ عثمان کے علاوہ کسی کو وزن نہ دیتے تھے۔ اگر یہ جمہوریت ہے تو آپ نے صرف مدینہ والوں سے کیوں پوچھا؟ مکہ، طائف، نجران والوں سے رائے کیوں نہ طلب کی۔ جمہوریت میں تو سب کو رائے کی آزادی ہے جبکہ اسلام ہمیں پابند کرتا ہے۔ ہمیں رائے کی آزادی نہیں دیتا۔ جیسے حضور ﷺ نے ایک نابینا صحابی کے سامنے ازواج مطہرات سے کہا "میمونہؓ، سلمہؓ، عائشہ۔ اندر چلو یہ تو نابینا ہے۔ تم تو نابینا نہیں۔ حضور ﷺ نے کیا کسی کو آزادی دی جبکہ آج ہمارے بازار ہماری ہی ماؤں بہنوں سے بھرے ہوتے ہیں۔

شاہ جی نے خطاب کرتے ہوئے کہا سوشلزم اور جمہوریت کفر ہیں۔ اسلام سے ۸۹۰ سال پہلے جمہوریت تھی۔ افلاطون اسکا بانی تھا۔ افلاطونی جمہوری اصولوں کے مطابق آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کے سامنے تین تجاویز رکھیں۔

۱۔ آپ جہاں شادی کرنا چاہتے ہیں میں وہاں کروا دیتا ہوں۔

۲۔ اپنی دولت کے سارے انبار تیرے قبضے میں دے دیتا ہوں۔

۳۔ ۳۶۰ سال قبائل کی بادشاہت تجھے دے دیتا ہوں۔

اور کہا کہ بس لاالہ الااللہ کو چھوڑ دو۔ اس پر حضور ﷺ نے اپنے چچا کو جواب دیا "اگر تم میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دو اور کہو کہ لاالہ الااللہ کہنا چھوڑ دوں تو میں یا اللہ کے دین کا کلمہ بلند